بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللہ

اثبات المیلاد بآیۃ الصلوٰۃ

درود پاک کی آیت سے میلاد پاک کا ثبوت

از قلم: مناظر اہلسنت جامع المعقول والمنقول

مفتی محمد جنید رضا خان قادری صاحب عفی عنہ





بااہتمام: مولانا محمد امیر عبداللہ خان 0301-3951471

الناشر: جامعہ انوار الحدیث حنفیہ غوثیہ داؤد خیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

الابتہاج المیلاد بآیۃ الصلوٰۃ

درود پاک کی آیت سے میلاد پاک کا ثبوت

از قلم: مناظر اہلسنت جامع المعقول والمنقول

مفتی محمد جنید رضا خان قادری صاحب عفی عنہ

باہتمام: مولانا محمد امیر عبداللہ خان 0301-3951471

الناشر: جامعہ انوار الحدیث حنفیہ غوثیہ داؤد خیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ومن یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یارسول اللہ

اثبات المیلاد بأیۃ الصلوۃ

درود پاک کی آیت سے میلاد پاک کا ثبوت

ازقلم: مناظر اہلسنت جامع المعقول والمنقول مفتی محمد جنید رضا خان قادری

الناشر: بزم مزمل عطار محلہ احمد خیل موچھ
جامعہ انوارالحدیث حنفیہ غوثیہ داؤدخیل

مزید سوالات کے لئے askthemufti.com پر رابطہ کریں۔

تعاون خاص : حاجی غلام عباس عرف خلیفہ صاحب

نظرِ ثانی: مفتی محمد ذیشان رضا خان مدرس جامعہ فاضل شریف بھکر

کمپوزنگ: خادم اہلسنت مولانا محمد خالد صاحب داؤدخیل

ہدیہ ------------------

ملنے کا پتہ: جامعہ انوارالحدیث۔

03058636556 ،03013951471 ،03066515077

الانتساب

مربی و محسن من!

مشفق و مہربان، استاذ العلماء، جامع الحسنات، منبع فیوض و برکات جامع المعقول و المنقول، شیخ الحدیث و التفسیر پیر طریقت محمد عصمت اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی و اسم گرامی سے جنکی بدولت مجھے یہ مقام نصیب ہوا اور ہر اس سنی مسلمان کے نام جو عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں گم ہو کر شہنشاہ ابرار صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے ہیں۔ اور تمام اہل ایمان کے نام جو اس دار فانی سے حالت ایمان میں کوچ کر گئے۔

اپنے دوست احباب اور اقرباء کے ایصالِ ثواب کے لئے تقسیم کر کے ثوابِ دارین حاصل کریں

حُسنِ ترتیب

الحمد لله الذی یصلی علی النبی فی کل حین و ان والصلوٰة والسلام علی محبوب الرحمن وعلی اله اولی الشان و علی اصحابه العرفان اما بعد فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم. بسم الله الرحمن الرحیم. ان الله و ملائکته یصلون علی النبی. یاایهاالذین اٰمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما.

اللهم صلی علی سیدنا و مولانا محمد معدن الجود والکرم وعلی اله وصحبه و سلم.

اللہ رب العزت جل وعلا کی حمد وثنا اور آقائے دو جہاں، محبوب رحمٰن جناب سیدنا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں ہدیۂ درود وسلام پیش کرنے کے بعد امت محمدیہ ﷺ اور عاشقان مصطفیٰ ﷺ کے تسکین قلوب کے لئے میلاد مصطفیٰ ﷺ کی حقانیت اور محافل میلاد کو قرآن کریم اور احادیث مصطفیٰ کی روشنی میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید کے پارہ 22 سورۃ احزاب آیت نمبر 56 میں ارشاد فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی ﷺ پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو“۔

آیت صلوٰۃ کی تشریح: اے عشاقان مصطفیٰ ﷺ قرآن مجید کے اسلوب پر غور فرمایئے اللہ تعالیٰ نے جب اپنے حبیب مکرم ﷺ کی تعریف کا ارادہ فرمایا تو کس اہتمام سے اپنے محبوب علیہ السلام کی شان کو بیان فرمایا کہ سب سے پہلے اپنے محبوب

کی تعریف میں اپناذ کرفرمایا کہ ان اللہ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پر درود بھیجتا ہے۔اب سمجھنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کس انداز سے درود بھیجتا ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح البخاری شریف میں اسی آیت کے تحت جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۲۰۵ پر فرماتے ہیں۔

قالَ أبُو العالَية صَلاةُ اللّٰهِ ثناءُ هُ عليه عندَ المَلائكةِ و صَلاةُ المَلائكةِ الدُّعاءُ و قالَ ابنُ عباس يُصلُّونَ: يُبَرِّكُون.

حضرت ابوالعالیہ (متوفی ۹۰ھ) نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کا ملائکہ کے سامنے اپنے محبوب کی تعریف کرنا ہے اور ملائکۃ کے درود بھیجنے سے مراد دعا ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یصلون سے مراد ہے کہ فرشتے برکت کی دعا کرتے ہیں.

حضرت ابوالعالیہ نے جو معنی بیان فرمایا کہ رب تعالیٰ کے درود بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ فرشتوں کے سامنے آپ کی تعریف فرماتا اور آپ کی عظمت بیان فرماتا ہے۔فتح الباری شرح صحیح بخاری میں فرمایا کہ سب سے بہتر قول یہی ہے اور فرشتوں کا درود بھیجنا تو اس کے معنی فرشتوں کا دعا کرنا اور بارگاہ الٰہی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کے اضافہ کی درخواست کرنا ہے اور یہی معانی مسلمانوں سے ہیں کہ اس سے مراد زیادتی و برکت کوطلب کرنا ہے۔

اہل سنت کا سنت ربی پر عمل: اس تشریح کو پڑھنے کے بعد یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ رب العزۃ فرشتوں کی محفل میں اپنے محبوب دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرماتا ہے اور یہی کام اہلسنت و جماعت بھی کرتے ہیں کہ یہاں چند لوگ

اکٹھے ہو کر جن میں اچھے برے نیک بد غرض ہر قسم کے لوگ موجود ہوتے ہیں اور تعریف کرنے والا بھی انسان اور اپنی اوقات علمی کے مطابق لب کشائی کرتا ہے اور اسی کو محفل میلاد مصطفی ﷺ کہا جاتا ہے یہ تمام کام فرش بریں پر ہوتا ہے جبکہ اللہ رب العزۃ ان پاک وصاف معصوم ہستیوں کو اکٹھا کر کے اپنے محبوب کی ثناء فرماتا ہے تو وہ محفل کتنی عظیم و برکتوں والی ہوگی جس میں ثنا خواں خود رحمٰن ہے اور سامعین اللہ تعالیٰ کے پیارے معصوم فرشتے ہیں تو اہلسنت و جماعت رب العزۃ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے زمین پر اپنے محبوب کے ذکر کی محفل سجاتے ہیں کیونکہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ۔

ترجمۃ: رب تعالیٰ کی سنت ادا کرو یعنی جس کام پر رب راضی ہوتا ہے وہ کام کرو۔

معلوم ہو گیا کہ ذکر مصطفی ﷺ کی محفل سجانا یہ رب تعالیٰ کی محبوب سنت ہے۔

مرتے دم تک اس کی مِدحت کیجئے ۔۔۔ حق باقی کرتا ہے ثنا جس کی

فائدہ جملہ اسمیہ:۔ قرآن مجید فرقان حمید کی اس آیت مبارکہ کے معانی کو سمجھنے کے بعد ہم یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ کو اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ سے شروع فرمایا ہے اور عبارت کا اسلوب بتا رہا ہے کہ یہ جملہ اسمیہ ہے اور جملہ اسمیہ دوام (ہمیشگی) و استمرار (جاری رہنا) پر دلالت کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ کام ہمیشہ سے ہو رہا ہے اور ہمیشہ ہوتا رہے گا۔

تو اس لحاظ سے قرآن کی یہ آیت بتا رہی ہے کہ ذکر مصطفی ﷺ کی یہ محفل ہمیشہ سے ہوتی آ رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ رب تعالیٰ کی

ذات کو فنا نہیں ہے بقا ہی بقا ہے تو رب تعالیٰ خود اپنے محبوب کا ثنا خواں ہے تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے محبوب کے ذکر کو بھی فنا نہیں ہوگی۔ ربیع بن انس سے شعب الایمان میں یہ روایت بھی آئی ہے۔

و تعظیمُه تعالیٰ اِیاه فِی الدنیا باِعلاءِ ذکره و اظهارِ دینِه و اِلقاءِ العملِ بشریعته و فی الآخرةِ بتشفیعه فی امتِه و اِجزالِ أجره و مثوبته و اِبدائِه فضله للأوَّلینَ وَ الآخرینَ بالمقام المَحمودِ و تقدیمِه علی کافةِ المقرَّبین الشهود .

اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب کی عظمت کو بڑھانے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں رب العزۃ آپ کے ذکر کو بلند کر کے اور آپ کے دین کو سب پر ظاہر کر کے اور آپ ﷺ کی شریعت کو ہمیشگی عطا کر کے آپ ﷺ کی عظمت کو بلند فرماتا ہے۔ اور آخرت میں آپ ﷺ کی شفاعت کو امت کے حق میں قبول فرما کر اور انہیں زیادہ اجر وثواب عطا کر کے اور مقام محمود کے ذریعے اولین وآخرین پر آپ ﷺ کی فضیلت ظاہر کر کے اور تمام مقربین میں سے مقدم کر کے آپ کی عظمت کو بلند فرمائے گا۔

اس تفسیر کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دنیا میں ہمیشہ سے آپ ﷺ کے ذکر کو بلند فرماتا رہے گا یہاں تک کہ حشر کے میدان میں بھی آپ ﷺ کو فضائل وخصائص سے نواز کر آپ ﷺ کے نام کو سب سے بلند کر دیا جائے گا۔ اگر اس آیت کے شروع کو دیکھیں تو وہ ہمیں جملہ اسمیہ سے شروع ہوتی نظر آتی ہے جس کا فائدہ آپ نے پڑھ لیا۔

فائدہ جملہ فعلیہ:۔ اب اگر اس آیت کے آخر کو دیکھیں تو اس لحاظ سے وہ جملہ فعلیہ ہے یعنی فرمایا یُصَلُّونَ عَلَى النَّبِي . اور یُصَلُّوْنَ فعل مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے اور مضارع استمرار پر دلالت کرتا ہے کیونکہ فعل مضارع میں دو زمانے ہوتے ہیں۔ حال (موجودہ) مستقبل (آنیوالا) تو اس لحاظ سے معنیٰ یہ بنے گا کہ اے محبوب تیرا ذکر خیر بلند ہے اور بلند ہوتا رہے گا کیونکہ اس کا بلند کرنے والا جو رب ذوالجلال ہے۔

لطیفہ خاص:۔ جملہ فعلیہ کے لحاظ سے بھی اس میں ایک عظیم نکتہ پوشیدہ ہے جو کئی عقدوں (مسائل) کا حل ہے۔

جملہ فعلیہ تجدُّد پر دلالت کرتا ہے۔ تجدُّد کا مطلب ہے کسی چیز کا نئے انداز میں پایا جانا یعنی ہر بار وہ چیز نئی طرز میں پائی جائے یا وقفے وقفے سے اس کا انداز بدلتا رہے۔

تو اب اس تشریح کو سمجھنے کے بعد یہ بات سمجھیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی آیت میں دو مختلف انداز سے کلام فرمایا ہے۔ شروع آیت کو جملہ اسمیہ سے اور آخر آیت کو جملہ فعلیہ سے مزین فرمایا ہے اور اس عظیم نکتے کی طرف رہنمائی فرمائی ہے کہ اے میرے محبوب تیرا ذکر ہمیشہ سے ہو رہا ہے اور ہمیشہ ہوتا رہے گا اور یہ تیرے ذکر کا انداز وقت کے بدلنے سے بدلتا رہے گا ہر زمانے مں ایک نئے انداز سے تیری شان و عظمت کو بیان کیا جائے گا۔ میں تیرے ذکر کو نئے نئے انداز سے بلند کروں گا۔

دلیل قرآنی بر مروجہ محافل میلاد:۔ تو اب اہلسنت والجماعت پر سے یہ

اعتراض رفع ہو گیا کہ تم لوگ جس طریقے سے محفل ذکر مصطفیٰ ﷺ کرتے ہو اس انداز میں پہلے تو یہ محافل منعقد نہیں کی گئیں۔ یہ جلسے اور جلوس ان ادوار خیرہ (یعنی صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین کا زمانہ مبارکہ) میں تو نہیں نکالے گئے۔

تو ان کے لئے اس آیہ کریمہ کی روشنی میں جواب واضح ہے کہ رب تعالیٰ نے اپنے قرآن پاک کے ذریعے یہ واضح فرما دیا ہے کہ اے میرے محبوب ہر دور میں تیری شان کو مختلف انداز سے بلند کروں گا۔ کسی دور میں آپ ﷺ کی احادیث کو جمع کروا کر آپ ﷺ کا ذکر بلند کروں گا۔ کسی دور میں آپ ﷺ پر اترنے والے قرآن کو جمع کروا کر آپ ﷺ کی شان وعظمت کو بلند کروں گا کبھی آپ ﷺ کا ذکر خیر لوگوں کی زبانوں پر جاری کرا کر آپ ﷺ کی رفعت کو ذکر کروں گا اور کبھی سرکار دو عالم ﷺ کے نام مبارکہ کی محفل سجوا کر ان کے نام کے جلوس نکلوا کر ان کے نام پر گھروں کو سجوا کر اپنے محبوب کی شان کو بلند کروں گا۔ لہذا یہ رب تعالیٰ کا اپنا فیصلہ ہے کہ اے میرے محبوب! ہر زمانے میں تیرا ذکر خیر نئے انداز میں کراؤں گا تا کہ زمانے کا ہر انداز بتائے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب کی شان کائنات کی ہر شئے سے نرالی اور جدا ہے۔

؎ عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

اس آیت کریمہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! تم پر اپنے حبیب ﷺ پر درود بھیجو اور سلام بھیجو جس طرح سلام بھیجنے کا حق ہے۔ آپ نے پیچھے پڑھا کہ مومنین کے لئے بھی درود کے معنیٰ ہیں کہ تم بھی میرے حبیب کی عظمت و رفعت کی بلندی کے لئے درخواست کرو اور صلوٰۃ کا معنیٰ ذکر خیر و ثناء لیا جائے جس طرح

حضرت ابوالعالیہ نے فرمایا تو گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم بھی میرے محبوب کی ثناء کرو ان پر سلام بھیجو جسطرح سلام بھیجنے کا حق بنتا ہے اس حکم کو اللہ تعالیٰ نے مطلق رکھا ہے۔

مطلق کی وضاحت:۔ مطلق کا مطلب ہے کہ یہ بات وقت' زمانے 'مکان' اشخاص وغیرہ سے مقیدً نہیں ہے کہ فلاں وقت تو یہ کام کرنا ہے اور فلاں وقت یہ کام نہیں کرنا جیسے روزہ ایک خاص وقت میں محدود ہے کہ صبح سے لیکر شام تک۔ یا فلاں جگہ یہ کام کرنا ہے اور فلاں جگہ یہ کام نہیں کرنا جیسے حج مکہ مکرمہ میں ادا ہوگا وغیرہ۔

تو جس کام کو اللہ تعالیٰ نے مطلق رکھا ہے اور اسکی تحسین (اچھائی بیان) فرمائی کہ یہ کام اچھا ہے تو اب وہ کام جہاں اور جس وقت اور جس طرح سے کیا جائے ہمیشہ محمود رہے گا جب تک کسی خاص صورت کی ممانعت خاص شریعت سے نہ آجائے مثلاً مطلق ذکر الٰہی کی خوبی قرآن وحدیث سے ثابت ہے تو جب کبھی، کہیں بھی، کسی طریقے سے خدا کی یاد کی جائے گی تو اس کے ذریعے وہ شخص ثواب کا حقدار ہوگا یہ نہیں کہ جب کوئی آدمی گھر میں ذکر خدا کرے یا کسی مخصوص وقت میں کرے یا کسی طریقہ محمودہ (یعنی کسی اچھے انداز) سے ذکر کرے تو اس سے کہا جائے اس جگہ کا اللہ تعالیٰ نے کہاں ذکر فرمایا ہے یا اس وقت کا یا اس طریقے سے اللہ تعالیٰ نے کہاں ذکر کرنے کا حکم دیا ہے اسے کہا جائے گا نادان جب اللہ تعالیٰ نے مطلق فرمادیا کوئی تخصیص (مخصوص) نہیں فرمائی تو جب چاہو جہاں چاہو جسطرح چاہو ذکر خدا کرو تو یہ حکم خداوندی پر عمل ہوگا مگر پاخانہ میں بیٹھ کر زبان سے یاد الٰہی کرنا منع ہے کیونکہ اس کی ممانعت شریعت سے ثابت ہے غرض جس مطلق کی خوبی معلوم ہو اسکی خاص خاص

صورتوں کی جدا جدا خوبی ثابت کرنا ضرور نہیں کیونکہ وہ تمام صورتیں اسی مطلق کی تو ہیں جسکی بھلائی ثابت ہو چکی بلکہ کسی خاص چیز کی برائی ماننا یہ محتاج دلیل ہے۔

مسلم الثبوت الفصل الخامس مسئلہ للعموم صیغ میں ہے۔

شاع و ذاع احتجاجهم سلفاً و خلفاًبالعمومات من غير نكير

متقدمین و متاخرین کا عمومات سے استدلال کرنا بغیر کسی انکار کے معروف و رائج ہے۔

مزید اسی مسلم الثبوت فصل المطلق ما دل علی فرد منتشر میں ہے۔

العملُ بِالْمُطلقِ يقتضِى الِاطلاق

مطلق پر عمل کرنا اطلاق کا تقاضا کرتا ہے۔لہذا اس تفصیل سے ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو مطلق رکھا ہے کہ جب چاہو جہاں چاہو جس طریقے سے چاہو تم میرے محبوب علیہ الصلوۃ والسلام کی ثناء کرو تو حکم ربی پر عمل ہوتا رہے گا۔ہاں اگر کوئی کہے کہ یہ کام شرع سے ثابت نہیں جسطرح تم کرتے ہو تو اسے کہو اللہ تعالیٰ نے مطلق بیان کر کے اس صورت مخصوصہ کو بھی بیان کر دیا ہے جس پر ہم عمل پیرا (یعنی عمل کر رہے) ہیں۔ہاں اگر شرع سے کہیں اس مخصوص صورت کی ممانعت ثابت ہے تو بیان کیجیئے اور یہ تا قیام قیامت ثابت نہیں ہو سکتا۔

اگرچہ مطلق ذکر مصطفیٰ ﷺ کے مستحسن ہونے پر کوئی تنبیہ نہیں لیکن عاشقان مصطفیٰ ﷺ کی تسکین کے لئے مزید دلیل ذکر کیئے دیتا ہوں۔

ذکر نبی ذکر خدا ہے:۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا۔

یاایُّهاالَّذِینَ آمَنُوْ اذکُرُوْااللّٰہ ذِکْراً کثیراً ۔ (پ۲۲ سورۃ احزاب ۴۱)

ترجمہ: اے ایمان والو خدا کو یاد کرو بہت یاد کرنا۔

تمام انبیاء و اولیاء علیھم الصلوۃ والسلام کی یاد میں خدا کی یاد ہے اسلئے کہ انبیاء و اولیاء کو یاد ہی اسلیئے کیا جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور ولی ہیں۔ اسی کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی یاد میں مجالس و محافل یونہی ہوتی ہے کہ حق تعالیٰ نے انہیں یہ مراتب بخشے یہ کمال عطا فرمائے تو گویا کہ نبی پاک ﷺ کی یاد اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔ نبی پاک ﷺ کا ذکر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اس پر دلیل عقلی و نقلی پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَک ۔

ترجمہ: اور بلند کیا ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر۔

علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ شفا شریف میں اس آیت کریمہ کی تفسیر سیدی ابن عطا علیہ الرحمۃ الرحمٰن سے یوں نقل کرتے ہیں۔

جَعَلْتُکَ ذِکْراً مِنْ ذِکْرِی فَمَنْ ذَکَرَکَ ذَکَرَنِی

میں نے تمہیں اپنے ذکر میں سے ذکر بنایا ہے پس جس نے تیرا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔

دلیل عقلی:۔ عقلی دلیل یہ ہے کہ جب بھی بندہ کسی حادث چیز کی تعریف کرتا ہے تو حقیقت میں وہ تعریف اسکے (محدث) بنانے والے کی ہوتی ہے مثلاً کوئی آدمی کسی خوبصورت کرسی کی تعریف کرے تو حقیقت میں یہ تعریف اس بڑھئی کی ہوگی جس نے اسے بنایا ہے گویا ایک کی تعریف سے دونوں کی تعریف ہوگئی۔ کوئی نادان یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم نے کرسی کی تعریف کیوں کی تعریف تو اس بڑھئی کی کرنی چاہیئے تھی تو اسے کہا

جائے گا اے ناسمجھ! اس کرسی کی تعریف حقیقت میں اسکے بنانے والے کی تعریف ہے بلا تشبیہ و بلا تمثیل ہم جب اللہ تعالیٰ کے محبوب رسولوں کے سالار دو عالم کے مالک و مختار باذن پروردگار ﷺ کی تعریف وثناء کرتے ہیں تو ہم حقیقت میں رب تعالیٰ کی ہی تعریف کر رہے ہوتے ہیں۔ زبان حال سے ہم پکار پکار کر کہہ رہے ہوتے ہیں کہ جب عبد خدا رسول خدا ﷺ جنکو اللہ نے یہ کمال عطا فرمائے وہ اتنے کمال والے ہیں تو جس ذات نے پیدا فرمانے اور عطا فرمانیوالی ہے وہ ذات کتنی عظمت و کمال والی ہوگی۔

کثرت ذکر مصطفیٰ ﷺ کی دوسری وجہ:۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم اس ذات کے بارے میں لب کشائی کیسے کر سکتے ہیں جو عقل سے ماوراء ہے جیسے شیخ سعدی نے فرمایا۔

اے برتر از خیال وقیاس وگماں وہم — وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم وخواندیم

دفتر تمام گشت بپایاں رسید عمر — ماہچناں در اول وصف تو ماندہ ایم

اے وہ ذات جو خیال، قیاس، گماں، وہم سے برتر ہے تیری حمد وثناء سن سن کر کان، اور تیری حمد وثناء میں زبانیں بول بول کر فنا ہو گئیں اور لکھنے والے تیری توصیف و ثناء میں لکھ لکھ کر اپنی عمر تمام کر گئے لیکن تیری ذات تک رسائی تو کیا تیری ذات کے پہلے وصف کی ابتدا کو بھی مکمل بیان نہ کر سکے۔

تو اب اس ذات کی تعریف وثناء بیان کرنے کے لئے اس کی مخلوق کی تعریف کرتے ہیں جس سے اسکی قدرت کاملہ کا اظہار ہوتا ہے اور پھر مخلوق میں سے

بھی اس ہستی کا ذکر کرتے ہیں جو اسے محبوب بھی ہے اور کمال والی بھی ہے تا کہ اس کے کمال کو ظاہر کر کے سب پر یہ روشن کریں کہ جب ان کے اندر یہ کمال ہیں جو رب کی عطا سے ہیں جس رب نے یہ کمال عطا کیئے ہیں وہ کتنی عظمتوں اور شانوں والا ہوگا۔

اب کوئی مسلمان اس میں شک نہیں کرسکتا کہ یادِ مصطفیٰ ﷺ بعینہٖ یادِ خدا ہے پس مطلق حکم کے پائے جانے کی وجہ سے جس جس طریقہ سے اسکی یاد کی جائے گی حسن ومحمود رہے گی۔ اب محفل میلاد وغیرہ کسی خاص طریقے کے لئے مطلق ثبوت کے سوا کسی نئے ثبوت کی ہرگز حاجت نہ ہوگی اگرچہ دلائل کثیرہ موجود ہیں (انشاء اللہ عنقریب ان دلائل کثیرہ کو آئندہ رسائل میں ذکر کردیا جائے گا) ہاں جو کوئی ان مخصوص طریقوں سے روکے تو اس سے کہا جائے گا کہ ان خاص طریقہ ذکر کی ممانعت شریعت سے ثابت کرو۔

سرکار دو عالم ﷺ نعمت خداوندی:۔ اسی طرح نعمت الٰہی کو بیان کرنے اور اسکے اظہار کا بھی ہمیں مطلق حکم دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَاَمّا بِنِعمة رَبّکَ فَحَدِّث۔

ترجمۃ: اپنے رب کی نعمت خوب بیان کرو۔

اور سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت سب نعمتوں کی اصل ہے بلکہ وہ نعمت ہے جس پر رب تعالیٰ نے احسان جتلایا ہے۔ رب العزۃ جلّ وعلا نے فرمایا

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلًا

(آل عمران ۱۶۴)

ضرور تحقیق اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان عظیم فرمایا کہ ان میں اپنا رسول مبعوث فرمایا۔

محافل میلاد کرنے کی وجہ خاص:۔ اس آیت کریمہ کی روشنی میں دیکھا جائے تو اب آقائے دو عالم ﷺ کی ولادت کی خوشی کرنے اور اس کو بیان کرنے کا حکم ہمیں نص قطعی قرآن سے ہوا۔ اگر اس نعمت الہیہ کا بیان مجمع عظیم میں کیا جائے یا ایسے انداز میں کیا جائے جس میں زیادہ سے زیادہ لوگ شریک ہوسکیں تو یہ بیان اور اظہار کی بہترین صورت ہوگی۔ اسی وجہ سے اہلسنت محافل میلاد مصطفی علیہ ﷺ کرکے اور ولادت کے دن جلسے کرکے اور جلوس نکال کر اس نعمت الہیہ کا بیان و اظہار رب تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرتے ہیں اور اپنا نام فرمانبرداروں کی فہرست میں شامل کراتے ہیں۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ تم خاص اسی دن ہی اس نعمت الہیہ کا اظہار و بیان کیوں کرتے ہو تو جواباً عرض ہے کہ ہم اہل سنت و جماعت پورا سال اس نعمت الہیہ کا مختلف انداز سے چرچا کرتے ہیں اور اس دن کو نسبت ولادت رسول علیہ ﷺ حاصل ہونے کی وجہ سے اس میں خصوصاً اظہار و بیان کرتے ہیں۔

اگر کوئی سوال کرے کہ ولادت کے دن میں اختلاف ہے تو وہ اعلحضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کا رسالہ "نطق الھلال بارخ ولاد الحبیب و الوصال" کا مطالعہ کرے جو کہ فتاوٰی رضویہ شریف کی جلد چھبیس 26 میں شامل کر دیا گیا ہے۔

اعتراضات:۔ یہ اعتراض کہ یہ کام صحابہ کرام علیہم الرضوان یا تبع تابعین یا آئمہ

مجتہدین نے تو نہیں کیا ہم کیوں کریں اور جو کام انہوں نے نہیں کیا وہ درست نہیں بدعت ہے؟

عدم فعل اور ممانعت میں فرق:۔ تو جواباً عرض ہے کہ نہ کرنا اور بات ہے منع کرنا اور بات۔ امام علامہ احمد بن محمد قسطلانی شارح صحیح بخاری مواہب الدنیہ میں فرماتے ہیں **اَلْفعلُ یدُلُ علیَ الجوازِ و عدمُ الفعلِ لا یدُلُ علیَ المَنعِ** کوئی کام کرنے سے تو اسکا جائز ہونا سمجھا جاتا ہے اور نہ کرنے سے ممانعت نہیں سمجھی جاتی ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحفہ اثنا عشریہ باب دہم صفحہ ۵۲۸ میں فرماتے ہیں ؎

نہ کردن چیزے دیگر است و منع فرمودن چیزے دیگر

ترجمہ: نہ کرنا اور چیز ہے اور منع کرنا اور چیز ہے۔

اس قسم کا اعتراض کرنے والے نادان ہیں کہ یہ کام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے تو نہیں کیا تو آپ نے مقتدر علمائے دین کے حوالے پڑھ لئے کہ کسی کام کو اللہ تعالیٰ کے رسول یا صحابہ کرام یا پیشوائے دین نے کیا تو اس سے اس کام کے جائز ہونے کا ثبوت ملتا ہے لیکن اگر انہوں نے وہ کام نہیں کیا تو اس سے یہ ثبوت نہیں ملتا کہ یہ کام جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر اس کام سے منع کر دیا گیا ہو تو یہ منع کرنا اس کے ناجائز ہونے کی دلیل بن سکتا ہے۔

صحابہ کرام کا مروّجہ طریقے سے محافل نہ منانے کا سبب:۔ صحابہ

کرام علیہم الرضوان یا پیشوائے دین کا اس فعل مستحب کو نہ کرنے کی وجہ یہ تھی ان کو دین مستقیم کی جڑیں مضبوط کرنے کی فکر لاحق تھی وہ فرصت پاتے تو یہ سب کچھ کر دکھاتے بلکہ اعلاء کلمۃ اللہ اور فرائض وحدود الہیہ کی اشاعت میں اتنے مصروف تھے کہ کئی ایسے کام جو اہم تھے انکی طرف کامل توجہ نہ دے سکے۔ لیکن جوں جوں جڑ مضبوط ہوتی گئی وہ امور بھی (یعنی اہم ترین کام جیسے جمع قرآن، اشاعت اسلام وغیرہ) بھی مکمل ہوتے گئے اب جب باغ اسلام کی جڑیں مضبوط ہوگئی تو اس باغ اسلام کے پھول لہرانے لگے اور یہ باغ پھل دینے لگا تو آنے والوں نے ان پھلوں سے فائدہ اور پھولوں سے مہک حاصل کر کے اپنے سینہ کو جلا بخشی اور معترض یہ کہتا رہ جائے گا کہ اگر ان میں اچھائی ہوتی تو اگلے کیوں چھوڑتے اور نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ اس باغ کے پھل پھول سے محروم رہ جائے گا۔

ایک دانا کا واقعہ:۔ اس کی شاندار مثال اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نے بیان فرمائی جو تلخیصاً پیش خدمت ہے کہ ایک حکیم فرزانہ کے گھر آگ لگ گئی۔ اس گھر میں اس کے مال و اسباب کے ساتھ چھوٹے ناسمجھ بچے بھی تھے اب اس عقل مند نے مال کی پرواہ کیئے بغیر اپنی جان پر کھیل کر بچوں کو سلامت نکال لیا یہ واقعہ چند بے عقل دیکھ رہے تھے اتفاقاً ان کے یہاں بھی آگ لگ گئی لیکن ان کے گھر میں صرف مال ہی مال تھا بچے وغیرہ نہ تھے یہ نادان کھڑے ہوئے دیکھتے رہے سارا مال جل کر راکھ ہو گیا کسی نے اعتراض کیا کہ تم نے مال کیوں نہیں بچایا تو وہ بولے تم بیوقوف ہو ہم نے اپنی آنکھوں سے اس عقل مند حکیم کو دیکھا تھا کہ اس کے گھر میں آگ لگی اور اس نے مال نہیں نکالا تو ہم کیوں نکالتے؟ مگر یہ بیوقوف اتنا نہ سمجھے کہ اس عقل مند حکیم کو

بچوں کو بچانے سے فرصت کہاں تھی کہ مال نکالتا نہ یہ کہ اس نے مال نکالنا برا جان کر چھوڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ الٹی سوچ سے محفوظ رکھے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی تھی کہ جو بات فی نفسہ (ذاتی طور پر) اچھی ہو اسے کرنا چاہیئے اگرچہ پہلوں نے نہ کی ہو۔ صحیح بخاری شریف باب جمع القرآن میں یہ حدیث پاک مرقوم ہے اختصاراً پیش خدمت ہے۔

حضرت زید بن ثابت سے مروی ہے کہ جنگ یمامہ میں بہت سے حفاظ صحابہ کرام شہید ہو گئے تو صدیق اکبر نے مجھے بلایا اور میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور انہوں نے شہداء یمامہ کے بارے میں بات کی اور کہا میں ڈرتا ہوں اگر حفاظ قرآن یونہی تیزی سے شہید ہو گئے تو قرآن کا بڑا حصہ ختم ہو جائے گا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کو ایک جگہ لکھنے اور جمع کرنے کا حکم دیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا **قُلْتُ لِعُمَرَ كيف تفعلُ شيئاً لم يفعلْه رسولُ اللهِ ﷺ قال عمرُ هذا واللهِ خير فلمْ يزلْ عمرُ يراجعني حتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صدري لذلك.... الخ.**

تم وہ کام کیسے کرو گے جسے اللہ کے رسول ﷺ نے نہیں فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم یہ کام اچھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے اس بارے میں شدید بحث کرتے رہے یہاں تک کہ میرا سینہ اس کام کے لئے کھول دیا گیا۔ اسی طریقے سے زید بن ثابت نے صدیق اکبر پر اعتراض کیا کہ تم وہ کام کیسے کرو گے جسے اللہ کے رسول نے نہیں فرمایا۔ تو صدیق اکبر نے بھی انہیں وہی جواب دیا جو حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کو عطا فرمایا تھا کہ اللہ کی قسم یہ کام اچھا ہے۔ تو اب

اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ جو کام اللہ کے رسول ﷺ نے نہیں فرمایا لیکن ہو وہ اچھا تو اس کے کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ صدیق اکبر کو فاروق اعظم نے اور زید بن ثابت کو صدیق اکبر نے اعتراض کے جواب میں یہ نہیں فرمایا کہ یہ بات نکالنے کی اجازت آنے والے لوگوں کے لئے نہیں ہوگی ہم صحابہ ہیں ہمارا زمانہ خیر القرون ہے بلکہ یہی جواب دیا کہ اگر حضور اقدس ﷺ نے نہیں فرمایا تو کیا ہوا یہ کام اپنی ذات کے اعتبار سے تو اچھا ہے۔

اعتراض دوم:۔ آخر میں اس اعتراض کا جواب بھی ذکر کر دیا جائے کہ کئی لوگ کہتے ہیں کیا آپ صحابہ کرام علیھم الرضوان اور سلف صالحین سے زیادہ سرکار دو عالم ﷺ سے محبت کرنے والے ہو ان سے بڑے عاشق رسول ہو انہوں نے میلاد نہیں منایا تم کیوں مناتے ہو کیا وہ حبیب خدا ﷺ سے محبت نہیں کرتے تھے؟

جواب:۔ یہ بات کہنا غلط ہے کہ ان نفوس قدسیہ نے میلاد نہیں منایا بلکہ انھوں نے بھی اپنے انداز میں میلاد منایا ہے بلکہ خود سرور عالم ﷺ نے بھی اپنا میلاد منایا ہے.(انشاء اللہ ان دلائل کو آئندہ رسائل میں سلسلہ وار بیان کر دیا جائے گا) قطع نظر ان تمام باتوں کے اگر یہ اعتراض حجت ہو تو اسطرح ہر بد زبان بے لگام گھوڑے کی طرح اپنی زبان دراز کر سکتا ہے کہ کوئی کہہ سکتا ہے جس کام کو اللہ کے رسول ﷺ نے نہیں فرمایا صحابہ کرام نے وہ کام کیوں کیا کیا وہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ دین کے خیر خواہ تھے۔ اگر یہ کام اچھا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ خود کیوں نہ کرتے جس طرح روافض خلفاء راشدین رضوان اللہ علیھم اجمعین پر جمع قرآن کے متعلق طعن کرتے ہیں کہ اگر یہ کام اچھا ہوگا تو رسول اللہ ﷺ نے خود کیوں نہ کیا یہ اصحاب رضوان اللہ علیھم اجمعین

رسول اللہ ﷺ سے زیادہ دین کے خیر خواہ تھے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) (یہ بات صرف کہنے کی حد تک نہیں بلکہ فقیر محمد جنید رضا خان قادری سے دوران مناظرہ جمع قرآن کے متعلق رافضیوں نے یہی بات کہی لیکن احقر نے اہلسنت و جماعت کی طرف سے توفیق خداوندی سے عقلی و نقلی دلائل جواب میں پیش کیئے ان میں سے ایک جواب آپ نے پڑھ لیا اگر یہی سوال ان نادان معترضین سے ہوتا تو وہ اس کا جواب کیا دیتے ؟ خدارا ہوش کے ناخن لو) اسی طرح تابعین و تبع تابعین سلف صالحین پر دوسرے کے اعتبار سے اعتراض اٹھایا جا سکتا ہے۔لہذا یہ اعتراض کم عقل و نادان اصول و دین سے ناواقف آدمی ہی کر سکتا ہے اور اس بات کا جواب پیچھے گزر چکا ہے کہ نہ کرنا اور بات ہے منع کرنا اور بات ہے نہ کرنے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں جیسا کہ ایک وجہ بیان کی گئی۔

التجاء:۔ آخر میں عرض ہے کہ تمامی اہل ایمان اپنے محبوب ذیشان ﷺ کی شان و عظمت کا اظہار بھرپور طریقے سے کر کے سنت خداوندی جلّ جلالہ پر عمل پیرا ہو کر مخلصین و محبین کی فہرست میں شامل ہو جائیں۔کوئی کچھ بھی کہے اسے کہیں ہم تو ہر انداز سے اپنے محبوب کی شان و عظمت کا اظہار کریں گے۔اور

ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشند خدائے بخشندہ

یعنی یہ سعادت ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتی بلکہ ربّ العزۃ جسے اپنے محبوب کی تعریف کے لئے پسند کرے اسے یہ سعادتِ عظمیٰ عطا فرمادیتا ہے۔

بعد نماز عشا

اے رضا خود صاحبِ قرآں ہے مداح حضور ﷺ
تجھ سے کب ممکن ہے مدحت رسول اللہ ﷺ کی

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے۔

کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثناء خواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہوں کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
آخر رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

وما علینا الاّ البلاغ المبین وصلی اللہ علیٰ حبیبنا وعلیٰ ال محمد ﷺ وعلی اصحاب محمد ﷺ اجمعین۔

فقط طالب مدینہ احقر العباد محمد جنید رضا خان قادری رضوی عطاری عفی عنہ موچھ میانوالی

۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ بروز منگل

....

جامعہ انوار الحدیث

حنفیہ غوثیہ داؤد خیل

خوشخبری

الحمد للہ جامع مسجد و جامعہ انوار الحدیث حنفیہ غوثیہ کا افتتاح ۱۵ شوال ۱۴۳۴ھ بمطابق ۹ ستمبر ۲۰۱۳ بروز سوموار کو ہوا۔ جسکا افتتاح استاذ العلماء، جامع المعقول والمنقول، شیخ الحدیث والتفسیر پیر طریقت محمد عصمت اللہ شاہ صاحب اور پیر طریقت رہبر شریعت آفتاب رشد وہدایت پیر سید باقر حسین شاہ صاحب آستانہ عالیہ کوٹ گلہ شریف نے فرمایا۔ اس جامعہ کی مکمل تعمیر حاجی خان بہادر خان نے کرائی اور مکمل انتظامات بھی اپنے ذمے لیئے۔ الحمد للہ تا حال جامعہ استاذ العلماء فاضل نو جواں خطیب نکتہ داں مفتی محمد جنید رضا خان قادری کی سرپرستی میں دن بدن ترقی کی جانب گامزن ہے۔ جامعہ کی عمارت و ماحول قابل دید ہے۔ آپ سب حضرات سے التجاء ہے کہ آپ بھی اپنے بچوں کو اس جامعہ سے منسلک کر کے دنیوی و اخروی اجر سے مامور ہو۔ بلکہ آپ حضرات بھی اس جامعہ سے منسلک ہو جایئے ملحقہ مسجد میں استاذ العلماء کا خطبہ جمعہ جو کہ ۱۲:۳۰ بجے شروع ہو جاتا ہے سن کر اپنی علمی پیاس بجھائیں۔ انشاء اللہ بہت جلد موچھ شہر میں جامعہ ھذۃ کی عظیم الشان

مرکزی شاخ للبنین والبنات

قائم کی جارہی ہے تمام محبین، دوست احباب و مخیر حضرات اسکے لیئے بھرپور تعاون کریں تا کہ جلد از جلد اس سلسلہ کو شروع کیا جاسکے۔

نوٹ: بچوں کی کتابیں، کھانا، رہائش سب جامعہ کے ذمہ ہیں۔

جامعہ انوار الحدیث حنفیہ غوثیہ نزد شیل پمپ داؤد خیل

☎ 03075674646